

3471-نمایز کی دعاؤں میں عجمی (یعنی عربی نہ جاننے والا) شخص کیا کرے؟

سوال

میں الحمد للہ اسلام میں داخل ہوچکا ہوں، لیکن مجھے عربی نہیں آتی چنانچہ میں نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں اور قرآن مجید کی قراءت کا کیا کروں؟

پسندیدہ جواب

جسمور فتحاء کرام کا مسلک ہے کہ:

اگر عجمی شخص عربی صحیح طور پر جانتا ہو تو اس شخص کے لیے عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں تکبیر کہنی جائز نہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ نصوص اسی لفظ کا حکم دیتی ہیں، جو کہ عربی ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بٹے نہیں۔

لیکن اگر عجمی شخص صحیح عربی نہیں جانتا، اور وہ عربی بول ہی نہیں سمجھتا، تو جسمور فتحاء کرام کے مسلک کے مطابق وہ اپنی زبان میں تکبیر کہ سختا ہے ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنی زبان میں اس کا ترجمہ صحیح کرے، شافعیہ اور حنبلہ نے یہی بیان کیا ہے۔

چاہے کوئی بھی زبان ہو، کیونکہ تکبیر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر زبان میں ہو سکتا ہے، اور غیر عربی زبان اس کی بدیل اور قائم مقام ہے، لیکن اس کے لیے عربی سیکھنا لازم ہے۔

اس خلاف کی بنابر نماز کی سب دعائیں، تشهد، قنوت، دعاء، رکوع اور سجده کی تسبیحات بھی۔

لیکن قرآن مجید کی قراءت عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں کرنی جائز نہیں، اس کے عدم جواز کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالیٰ ہے:

{بلاشبہ ہم نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے}۔

اور اس لیے بھی کہ قرآن مجید لفظاً اور معنی م مجرہ ہے، چنانچہ جب یہ بدیل جائے تو اپنے نظام سے نکل جائیگا، اور قرآن نہیں رہے گا، بلکہ یہ اس کی تفسیر ہو گی۔

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ جلد (5) اعجمی

ابن قدماء رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

فصل:

"اے عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں قراءت کفایت نہیں کرے گی اور نہ ہی اس کے الفاظ عربی زبان میں بدیل کر پڑھنا جائز ہے، چاہے وہ عربی میں قراءت اچھی کر سکتا ہو یا اچھی نہ کر سکتا ہو۔"

کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

۔(یہ قرآن عربی ہے)۔

اور ارشادِ بانی ہے :

۔(یقیناً ہم نے قرآن مجید عربی زبان میں نازل فرمایا)۔

اور اس لیے بھی کہ قرآن مجید لفظاً اور معنوں حاظت سے مجرہ ہے چنانچہ جب اسے بدل دیا جائے تو یہ اپنی ترتیب سے نکل جائیگا اور عربی نہیں رہے گا اور نہ ہی اس کی مثل ہوگا، بلکہ یہ اس کی تفسیر ہوگی، اور اگر اس کی مثل تفسیر بھی ہوتی توجہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی مثل ایک سورۃ لانے کا چیلنج کیا تو وہ اس سے عاجز نہ ہوتے۔

اگر وہ عربی میں قرأتِ اجمی طرح نہ کر سکتا ہو تو اسے اس کی تعلیم حاصل کرنا لازم ہے، اگر قدرت اور استطاعت رکھنے کے باوجود وہ تعلیم حاصل نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

اور اگر وہ قدرت نہ رکھے، یا پھر وقت نکل جانے کا خدشہ ہو اور اسے سورۃ فاتحہ کی ایک ہی آیت آتی ہو تو وہ اسے سات بار دھرانے کر نماز ادا کرے۔

اور اسی طرح اگر اسے اس سے زیادہ آیات یاد ہوں تو اس کی مقدار میں دھرانے، اور یہ بھی محتمل ہے کہ وہ اس سورۃ کے علاوہ کسی اور سورۃ کی آیات پڑھ لے۔

لیکن اگر اسے آیت کا کچھ حصہ یاد ہو تو اسے بار بار اور تکرار سے پڑھنا لازم نہیں، بلکہ وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کو پڑھ لے؛ کیونکہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جسے نماز صحیح طرح پڑھنی نہیں آتی تھی کو فرمایا کہ وہ "الحمد لله" وغیرہ کے، اور یہ آیت کا کچھ حصہ ہے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ تکرار کے ساتھ پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔

اور اگر اسے سورۃ فاتحہ میں سے کچھ بھی یاد نہ ہو، بلکہ قرآن کی کوئی اور سورۃ آتی ہو اگر طاقت رکھے تو اسی کو سورۃ فاتحہ کے حساب سے پڑھ لے، اس کے علاوہ کسی اور کو کافی نہیں ہوگا۔

اس کی دلیل ابو داود رحمہ اللہ تعالیٰ کی درج ذیل حدیث ہے :

رفاعہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تو نماز کھڑا ہو، اگر کچھ قرآن یاد ہو تو وہ پڑھ لو، وگرئے اللہ کی مدد بیان کرو، الحمد للہ، اور اس کی تکبیر بیان کرتے ہوئے اللہ اکبر کرو"

اور اس لیے بھی کہ اس کی جنس سے ہے، تو یہ بالاوی پڑھا جا سکتا ہے، اور سورۃ فاتحہ کی آیات کی تعداد کے برابر پڑھنا واجب ہے...۔

اور اگر وہ قرآن مجید میں سے کچھ بھی نہ پڑھ سکتا ہو، اور وقت نکلنے سے قبل اس کے لیے قرآن سیکھنا بھی ممکن نہ ہو تو اس حالت میں اس کے لیے سجحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لا حول ولا قوّة الا باللہ، کنالازم ہے۔

اس کی دلیل ابو داود رحمہ اللہ تعالیٰ کی درج ذیل حدیث ہے :

ایک شخص بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں قرآن مجید سے کچھ یاد نہیں کر سکتا، لہذا آپ مجھے کوئی ایسی چیز یاد کرائیں جو میرے لیے اس سے کفایت کر جائے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سجحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لا حول ولا قوّة الا باللہ۔ کسو"

والله اعلم.